© rasailojaraid.com

گھانا کے کلیسیائی رہنماؤں نے مسلمان قائدین کے ساتھ اپنے پیروکاروں کو ہدایت کی ہے کہ وہ عبادت گاہوں، مقدّس تحریروں اور ایک دوسرے کے مذہبی قائدین کا احترام کریں۔

اعداد و شمار کے مطابق گھانا کی ایک کروڑ ستر لاکھ آبادی میں تقریباً دو تہائی مسیحی ہے۔ باقی ماندہ آبادی مسلمانوں اور روایتی افریقی عقائد کے ماننے والوں پر مشتمل ہے۔ (کرسچئین ٹوڈے - ۵ فروری ۱۹۹۶ء)

ایشیا

مسیحی اور ہندو اقلیّتی نمائندوں سے مشاورت اور اُن کے مطالبات

۱۳ مارچ کو سینیٹر اقبال حیدر کے زیرِ صدارت اسلام آباد میں اقلیّتی اُمور سے متعلق ایک اہم اجلاس ہوا جس میں قومی اسمبلی کے چاروں مسیحی ارکان اور دو ہندو ارکان کے علاوہ بشپ جان جوزف، فادر جان ولیم، کلیمنٹ شہباز، جیم - ف - غوری، سلطان چاولہ، کشن چند اور فادر بونی مینڈس نے شرکت کی۔

جناب اقبال حیدر نے اجلاس کے آغاز میں شرکاء کو بتایا کہ "حکومت ایک Tolerant, Modarate Liberal [روادار، معتدل اور لبرل] پاکستان کے لیے کوشاں ہے۔ اس سلسلے میں چند اقدام کیے گئے ہیں تاکہ اس مقصد کے پورا کرنے میں آسانی ہو۔"

اجلاس میں شریک فادر بونی مینڈس نے ماہنامہ "مکاشفہ" (فیصل آباد) کے لیے اِس اہم اجلاس کی کارروائی قلمبند کی ہے۔ معاصر مذکور کے شکریے کے ساتھ کتابت کی اغلاط درست کرتے ہوئے یہ رپورٹ پیش کی جاتی ہے۔

ایم - این - اے حضرات سے پہلے [خصوصی طور پر مدعو] نمائندوں کو بولنے کی دعوت دی گئی۔ اُنھوں نے حکومت کے موجودہ فیصلے یعنی اقلیّتوں کو دوہرا ووٹ دینے کے فیصلے کو سراہا اور حکومت سے اپیل کی کہ چند اور اقدامات ضرور اٹھائے۔

* تمام ضلعوں میں بااثر اقلیّتی کمیٹیاں قائم کی جائیں اور ان کے فیصلوں پر عمل ہو۔ یہ بھی کہا گیا کہ اُن کمیٹیوں میں ضلع کی تمام انتظامی شخصیات شامل ہوں۔
* تمام policies اور فیصلوں میں اقلیّتوں کو مکمل طور پر شامل کیا جائے اور اُن کے interests کو ملحوظ رکھا جائے۔

تعلیم

۱۔ Tolerant سوسائٹی قائم کرنے کے لیے تعلیمی نصاب کی طرف فوراً توجہ دی جائے اور اُس

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

میں ایسی تبدیلیاں کی جائیں کہ ہم پاکستان پر زیادہ زور دیں۔

۲۔ پروفیشنل کالجز میں اقلیتوں کے لیے خاص مواقع ہوں تاکہ وہ آگے بڑھ سکیں۔

۳۔ اقلیتوں کو اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لیے وظائف دیے جائیں، خاص کر بیرونی ممالک میں۔

۴۔ پنجاب میں اقلیتوں کے تمام تعلیمی ادارے واپس کیے جائیں۔

قانون

۱۔ قانون میں تبدیلیاں لائی جائیں۔ جس قانون میں تھوڑا سا بھی تعصب نظر آئے، اُسے فوراً ختم کیا جائے۔ اس سلسلے میں ۲۹۵ - سی کو مکمل طور پر منسوخ کیا جائے۔ اس سلسلے میں انور مسیح کی طرف توجہ دلائی گئی کہ کس طرح انہے جیل میں مسائل کا سامنا ہے۔ ان کے علاج کے لیے اُن کو ہسپتال بھیجنے کی ضرورت پر زور دیا گیا۔

کیتھرین گلزار کے کیس کو promote کیا جائے اور تمام واجبات دیے جائیں۔ اِس کے لیے ایک سب کمیٹی قائم کی گئی جس میں آفتاب الیگزینڈر مغل شامل ہوں [گے]---

۳۔ دیگر قوانین میں تبدیلی ہو اور حکومت ڈبل ووٹ پر نظرِ ثانی نہ کرے، بلکہ اسے قانونی شکل دی جائے۔

۴۔ اقلیتوں کو سینیٹ میں نمائندگی دی جائے۔

۵۔ مسیحی نکاح کے تقدس کو برقرار رکھنے کے لیے قانون سازی کی جائے۔

۶۔ ہندو اغوا شدہ لڑکیوں کو آزاد کیا جائے اور اُن کو اپنے والدین کے پاس بھیجا جائے۔

۷۔ تمام امتیازی سلوک ختم کرنے کے لیے ایک قانون بنایا جائے۔

۸۔ بیت المال کمیٹیوں میں اقلیتوں کو شامل کیا جائے۔

میڈیا

۱۔ میڈیا میں اقلیتوں کو مکمل طور پر شامل کیا جائے۔ ان کے تہواروں پر نہ صرف ان کی خبر ہو، بلکہ ان کو مبارک باد دی جائے۔

۲۔ قومی تہواروں میں اقلیتوں کو بھی ضرور شامل کیا جائے۔

۳۔ الیکٹرانک میڈیا Tolerant society کو قائم کرنے میں اہم کردار ادا کرے۔

انسانی حقوق

۱۔ ہندوؤں کے سیتا گھاٹ (cremation place) کے مسائل کی طرف فوراً توجہ دی جائے۔

۲۔ ہندوؤں کے statues جو کراچی میں پڑے ہیں، ان کے حوالے کیے جائیں۔

۳۔ مسیحی نکاح کے تحفظ کے لیے اقدامات کیے جائیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۴- کچی آبادیوں کو ان کے مالکانہ حقوق دیے جائیں۔
۵- ہندو اغواء شدہ لڑکیاں اُن کے والدین کو واپس کی جائیں۔

آخر میں سینیٹر اقبال حیدر نے ان میں سے چند ایک پر عمل کرنے کے لیے فوراً احکامات جاری کیے اور یوں اس میٹنگ سے محسوس ہوتا تھا کہ حکومتِ پاکستان چاہتی ہے کہ اقلیتوں کے مسائل کم ہوں اور اقلیتیں ملک میں ایک اہم کردار ادا کریں۔ (ماہنامہ "مکاشفہ"، اپریل ۱۹۹۶ء)

ریڈیو ویریتاس ایشیا

"ریڈیو ویریتاس ایشیا" کی اُردو سروس گزشتہ نو سال سے مسیحی تبشیری پروگرام نشر کر رہی ہے۔ پندرہ روزہ "کاتھولک نقیب" (لاہور) کی اطلاع کے مطابق "گزشتہ چند سالوں سے اس کے سامعین کی تعداد میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔ گ خطوط کی تعداد میں [گزشتہ سال میں] ۳۵ فیصد اضافہ ہوا ہے۔" ۱۹۸۸ء میں اردو سروس کو سامعین کے ۱۵۳ خطوط موصول ہوئے تھے جب کہ ۱۹۹۵ء میں اِن کی تعداد بڑھ کر ۶۴۸۸ ہو گئی ہے۔

"کاتھولک نقیب" نے ریڈیو ویریتاس کے پروگرام سے نقل کیا ہے کہ "ریڈیو ویریتاس بطور خاص مسیحی بھائیوں کے لیے پروگرام نشر کرتا ہے۔ اس لیے ہماری تمام مسیحیوں سے التماس ہے کہ وہ اپنے ریڈیو یعنی ویریتاس کو ضرور سنیں، بلکہ اپنے دوستوں اور رشتہ داروں کو بھی اس سے متعارف کرائیں۔---" سامعین کے جو چند خطوط شائع کیے گئے ہیں، ان کے لکھنے والے ایس عارف رضا، جاوید ناز اور عادل حسین انجم ہیں۔

ریڈیو ویریتاس کی اُردو سروس میں تین پروڈیوسر کام کر رہے ہیں اور یہ ہیں فرخ انور، عنبرین منیر اور پروین عنایت۔

یورپ

"ذرائع ابلاغ میں شائستگی کے لیے خاندانوں اور چرچ کو مل کر کام کرنا چاہیے۔" —— پوپ جان پال دوم

ماہرینِ ابلاغیات کے ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے پوپ جان پال دوم نے اس امر پر زور دیا ہے کہ چرچ کو دُنیا میں جدید ذرائع ابلاغ میں شائستگی برقرار رکھنے کے لیے اُن خاندانوں کی مدد

© rasailojaraid.com